مشہور نعتوں کا گلدستہ

Editing by : Muhammad Wasim Attari

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاکِ حضور ﷺ
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# فہرست

# پھر کے گلی گلی تباہ

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھو کریں سب کی کھائے کیوں
دِل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رُخصتِ قافلہ کا شور غش سے ہمیں اُٹھائے کیوں
سوتے ہیں اُن کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اَبْ نصیب کو چین کہو گنوائے کیوں

یادِ حُضور کی قسم غفلتِ عیش ہے سِتم
خُوب ہیں قیدِ غم میں ہم کوئی ہمیں چُھڑائے کیوں

دیکھ کے حضرتِ غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آنہ جائے کیوں

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اُٹھائے کیوں

ہم تو ہیں آپ دِل فِگار غم میں ہنسی ہے ناگوار
چھیڑ کے گُل کو نوبہار خون ہمیں رُلائے کیوں

یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں
مِنّت غیر کیوں اُٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں

اُن کے جلال کا اثر دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغِ جگر مٹائے کیوں

خوش رہے گُل سے عندلیب خارِ حرم مجھے نصیب
میری بَلا بھی ذِکر پر پھول کے خار کھائے کیوں

گردِ ملال اگر دُھلے دِل کی کلی اگر کِھلے
بَرق سے آنکھ کیوں جلے رونے پہ مسکرائے کیوں

جانِ سفر نصیب کو کس نے کہا مزے سے سو
کھٹکا اگر سحر کا ہو شام سے موت آئے کیوں

اب تو نہ روک اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئ
میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں

راہِ نبی میں کیا کمی فرشِ بیاض دِیدہ کی
چادرِ ظل ہے مَلگجی زیرِ قدم بچھائے کیوں

سنگِ درِ حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

ہے تو رضاؔ نِرا سِتَم جُرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزِ غم سازِ طَرَب بجائے کیوں

# منور میری آنکھوں کو

منور میری آنکھوں کو مرے شمسُ الضحیٰ کر دیں
غموں کی دھوپ میں وہ سایۂ زلفِ دوتا کر دیں

جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت ہبہ کر دیں
نبی مختارِ کُل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

جہاں میں ان کی چلتی ہے وہ دم میں کیا سے کیا کر دیں
زمیں کو آسماں کر دیں ثریا کو ثریٰ کر دیں

فضا میں اڑنے والے یوں نہ اِترائیں ندا کر دیں
وہ جب چاہیں جسے چاہیں اُسے فرماں رَوا کر دیں

ہر اک موجِ بلا کو میرے مولیٰ نا خدا کر دیں
مری مشکل کو یوں آساں مرے مشکل کشا کر دیں

عطا ہو بے خودی مجھ کو خودی میری ہوا کر دیں
مجھے یوں اپنی الفت میں مرے مولیٰ فنا کر دیں

جہاں میں عام پیغامِ شہ احمد رضا کر دیں
پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر سے تجدید وفا کر دیں

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کر دیں
پدر، مادر، برادر، مال و جان ان پر فدا کر دیں

تبسم سے گماں گزرے شبِ تاریک پر دن کا
ضیاءِ رخ سے دیواروں کو روشن آئینہ کر دیں

کسی کو وہ ہنساتے ہیں کسی کو وہ رلاتے ہیں
وہ یونہی آزماتے ہیں وہ اب تو فیصلہ کر دیں

گلِ طیبہ میں مل جاؤں گلوں میں مل کے کھل جاؤں
حیاتِ جاودانی سے مجھے یوں آشنا کر دیں

یہ دورِ آزمائش ہے انہیں منظور ہے جب تک
نہ چاہیں تو ابھی وہ ختم دورِ ابتلا کر دیں

سگِ آوارۂ صحرا سے اُکتا سی گئی دنیا
بچاؤ اب زمانے کا سگانِ مصطفیٰ کر دیں

مجھے کیا فکر ہو اختؔر مرے یاور ہیں وہ یاور
بلاؤں کو جو میری خود گرفتارِ بلا کر دیں

# پھر گنبدِ خضرا کی

پھر گنبدِ خَضرا کی فضاؤں میں بُلالو
سرکار بلا کر مجھے قدموں سے لگالو

قدموں سے لگا کر مجھے دیوانہ بنالو
دنیا کی مَحَبّت کو مرے دل سے نکالو

گو خوار و گنہگار ہوں جیسا ہوں تمھارا
سرکار! نبھالو مجھے سرکار نبھالو

صدقہ مجھے سرکار نواسوں کا عطا ہو
اَغیار کے ٹکڑوں سے شہنشاہ بچالو

یاشاہِ مدینہ مری امداد کو آؤ
آفات و بَلِیّات کے پنجوں سے نکالو

طُوفان کی موجوں میں جہاز اپنا گِھرا ہے
سرکار! بچالو اسے سرکار! بچالو

سرکار! مرے خون کا پیاسا ہوا دشمن
شہزادوں کا صدقہ مجھے دشمن سے بچالو

اُوجَڑ ہوئی جاتی ہے مری زِیست کی بستی
ہو جائے گی آباد نظر لُطف کی ڈالو

ویران ہوا جاتا ہے خوشیوں کا گلستاں
اِس اُجڑے چمن پر بھی نِگہ لُطف کی ڈالو

دم توڑنے والا ہے گناہوں کا مریض اب
اے جانِ مسیحا! اسے تم آکے بچالو

مرنے کا شَرَف اب تو مدینے میں عطا ہو
دردر کی مجھے ٹھوکروں سے شاہ بچالو

مدفن ہو عطا میٹھے مدینے کی گلی میں
لِلّٰہِ پڑوسی مجھے جنّت میں بنا لو

کھینچے لئے جاتے ہیں جہنّم کو ملائک
اے شافِعِ محشر پئے شَیخَین بچالو

فُرقت میں تڑپتے ہیں جو مِسکین بچارے
اَسباب عطا کر کے انہیں در پہ بلالو

محبوبِ خدا! سر پہ اَجَل آکے کھڑی ہے
شیطان سے عطاؔر کا ایمان بچالو

# جب حسن تھا اُن کا جلوہ نما

جب حُسن تھا اُن کا جلوہ نُما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فِدا ہے بِن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا

جِس وقت تھے خدمت میں اُن کی ابوبکر و عمر عثمان و علی
اس وقت رسول اکرم کے دربار کا عالم کیا ہوگا

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دے دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

جَب شمع رِسالت روشن ہو کیونکر نہ جَلے پروانہ دِل
جَب رشکِ مَسیحا آجائیں بیمار کا عالم کیا ہوگا

اک سمت علی اک سمت عمر صدیق اِدھر عثمان اُدھر
اِن جگمگ جگمگ تاروں میں ماہتاب کا عالم کیا ہوگا

اللہ غنی سُبحان اللہ کیا خوب ہے روضے کا نقشہ
محراب حرم کا جالی کا مینار کا عالم کیا ہوگا

کہتے ہیں عرب کے ذرّوں پر انوار کی بارش ہوتی ہے
اے نجؔم نہ جانے طیبہ کی گُلزار کا عالم کیا ہوگا

# آخری وقت میں

آخری وقت میں کیا رونقِ دنیا دیکھوں
اب تو بس ایک ہی دُھن ہے کہ مدینہ دیکھوں

از اُفق تا بہ اُفق ایک ہی جلوہ دیکھوں
جس طرف آنکھ اٹھے روضئہ والا دیکھوں

عاقبت میری سنور جائے جو طیبہ دیکھوں
دستِ امروز میں آئینہ فردا دیکھوں

میں کہاں ہوں ، یہ سمجھ لوں تو اٹھاؤں نظریں
دل سنبھل جائے تو میں جانبِ خضرا دیکھوں

میں نے جن آنکھوں سے دیکھا ہے کبھی شہرِ نبی
اور ان آنکھوں سے اب کیا کوئی جلوہ دیکھوں

بعد رحلت بھی جو سرکار کو محبوب رہا
اب ان آنکھوں سے میں خوش بخت وہ حجرہ دیکھوں

فقر و فاقہ ہی رہا جس کے مکینوں کا نصیب
چشمِ عبرت سے میں وہ مسکنِ زہرا دیکھوں

جالیاں دیکھوں کے دیوار و درو بامِ حرم
اپنی معذور نگاہوں سے میں کیا کیا دیکھوں

میرے مولا مری آنکھیں مجھے واپس کر دے
تاکہ اس بار میں جی بھر کے مدینہ دیکھوں

جن گلی کوچوں سے گزرے ہیں کبھی میرے حضور
ان میں تا حدِ نظر نقشِ کفِ پا دیکھوں

تاکہ آنکھوں کا بھی احسان اٹھانا نہ پڑے
قلب خود آئینہ بن جائے میں اتنا دیکھوں

کاش اقبالؔ یوں ہی عمر بسر ہو میری
صبح کعبے میں ہو اور شام کو طیبہ دیکھوں

# جو ہو چکا جو ہو گا

جو ہو چکا جو ہو گا حضور ﷺ جانتے ہیں
تیری عطا سے خدایا حضور ﷺ جانتے ہیں

وہ مومنوں کی تو جانوں سے بھی قریب ہوئے
کہاں سے کس نے پکارا حضور ﷺ جانتے ہیں

بروزِ حشر شفاعت کریں گے چن چن کر
ہر ایک غلام کا چہرہ حضور ﷺ جانتے ہیں

پہنچ کر سدرہ پے روح الامین یہ بولے
کے اس سے آگے کا راستہ حضور ﷺ جانتے ہیں

بلا رہیں ہیں نبی ﷺ جا کے اتنا بول اسے
درخت کیسے چلے گا حضور ﷺ جانتے ہیں

کہاں مریں گے ابوجہل و عتبہ و شیبہ
کے جنگِ بدر کا نقشہ حضور ﷺ جانتے ہیں

اسی لئے تو سُلایا ہے اپنے پہلو میں
کے یارِ غار کا رتبہ حضور ﷺ جانتے ہیں

عمر نے تن سے جدا کر دیا تھا سر جس کا
وہ اپنا ہے کے پرایا حضورﷺ جانتے ہیں

نبیﷺ کا فیصلہ نہ مان کر وہ جان سے گیا
مزاج عمر کا ہے کیسا حضورﷺ جانتے ہیں

وہی ہے پیکرِ شرم و حیا وہ زلنوریں
مقام ان کی حیا کا حضور ﷺ جانتے ہیں

وہ خود شہید ہیں بیٹے نوا سے پوتے شہید
علی کی شانِ یگانہ حضور ﷺ جانتے ہیں

ہیں جس کے مولا حضورﷺ اسکے ہیں علی مولا
ابو تراب کا رتبہ حضور ﷺ جانتے ہیں

میں ان کی بات کروں یہ کہاں میری اوقات
کہ شانِ فاطمہ زہرہ حضور ﷺ جانتے ہیں

جنت میں کون ہے سردار نوجوانوں کے
حسن حسین کے ناناحضورﷺ جانتے ہیں

نہیں ہیں زادِ سفر پاس جن غلاموں کے
انھیں بھی در پے بلانا حضورﷺ جانتے ہیں

خدا ہی جانے ان کوہے پتا کیا کیا
ہمیں پتا ہے بس اتنا حضورﷺ جانتے ہیں

# حالِ دل کس کو سنائیں

حالِ دل کس کو سنائیں آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے
کیوں کسی کے در پہ جائیں آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

میں غلامِ مصطفیٰ ﷺ ہوں یہ مری پہچان ہے
غم مجھے کیوں کر ستائیں آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

شانِ محبوبی دکھائی جائے گی محشر کے دِن
کون دیکھے گا خطائیں آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

زلفِ محبوب خُدا لہرائے گی محشر کے دِن
خوب یہ کس کی گھٹائیں آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

میں یہ کیسے مان جاؤں شام کے بازار میں
چھین لے کوئی رِدائیں آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

اپنا جینا اپنا مرنا اَب اِسی چوکھٹ پہ ہے
ہم کہاں سرکار جائیں آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

کہہ رہا ہے آپ کا رَب "اَنتَ فِیھِم" آپ سے
میں انہیں دوں کیوں سزائیں آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے

یہ تو ہو سکتا نہیں ہے یہ بات ممکن ہی نہیں
میرے گھر میں غم آجائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے

کون ہے الطاف اپنا حال دل کس سے کہیں
زخم دل کس کو دکھائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے

# بے خُود کِیے دیتے ہیں

بے خُود کِیے دیتے ہیں اندازِ حِجَابَانَہ
آ دِل میں تجھے رکھ لوں اے جلوہ جَانَانَہ

کیوں آنکھ مِلائی تھی کیوں آگ لگائی تھی
اب رُخ کو چُھپا بیٹھے کر کے مجھے دِیوانہ

اِتنا تو کرم کرنا اے چشمِ کریمانہ
جب جان لبوں پر ہو تم سامنے آجانا

اب موت کی سختی تو برداشت نہیں ہوتی
تم سامنے آ بیٹھو دم نِکلے گا آسانہ

دُنیا میں مجھے اپنا جو تم نے بنایا ہے
محشر میں بھی کہہ دینا یہ ہے مرا دیوانہ

جاناں تجھے مِلنے کی تدبیر یہ سوچی ہے
ہم دِل میں بنا لیں گے چھوٹا سا صنم خانہ

میں ہوش حواس اپنے اِس بات پہ کھو بیٹھا
تُو نے جو کہا ہنس کے یہ ہے میرا دیوانہ

پینے کو تو پِی لُوں گا پر عَرض ذرا سی ہے
اجمیر کا ساقِی ہو بغداد کا میخانہ

کیا لُطف ہو محشر میں شِکوے میں کیے جاوں
وہ ہنس کے یہ فرمائیں دیوانہ ہے دیوانہ

جِی چاہتا ہے تحفے میں بھیجُوں اُنہیں آنکھیں
درشن کا تو درشن ہو نذرانے کا نذرانَہ

بیدمؔ میری قِسمت میں پھیرے ہیں اُسی دَر کے
چُھوٹا ہے نہ چُھوٹے گا سنگِ دَرِ جَانَانَہ

# حاضر ہے درِ دولت پہ گدا

حاضر ہے درِ دولت پہ گدا
سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

محتاج نظر ہے حال میرا
سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

میں کب آنے کے قابل تھا
رحمت نے یہاں تک پہنچایا
سرکار ﷺ پہ تن من جان فدِا
سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

میں کر کے ستم اپنی جاں پر
قرآن سے جاؤں گا سن کر
آیا ھوں بہت شرمندہ سا
سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

آنسو آنسو ہیں فریادی اور
عرضِ کرم ہچکی ہچکی
دھڑکن دھڑکن دیتی ہے صدا
سرکار ﷺ توجہ فرمائیں

# حضور میری تو ساری بہار

حضور میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بےقرار تھا میرا قرار آپ سے ہے

کہاں وہ ارضِ مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بارآپ سے ہے

میری تو ہستی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہےمجھے سارا پیار آپ سے ہے

سیاہ کار ہوں آقا بڑی ندامت ہے
قسم خدا کی یہ میرا وقار آپ سے ہے

محبتوں کا صلہ کون ایسے دیتا ہے
سنہری جالیوں میں یار غار آپ سے ہے

یہ لفظ نعت کے جتنے ہیں آپ دیتے ہیں
یہ نعت گوئی میں میرا شمار آپ سے ہے

حضور آپ کی یادوں میں اشک رحمت ہے
یہ آنکھ تیری ضیا اشکبار آپ سے ہے

ہے ذکر آپ کا ایسا کہ آنکھ برآئے
یہ آنکھ تیری ضیا اشکبار آپ سے ہے

# طیبہ کے جانے والے

طیبہ کے جانے والے جا کر بڑے ادب سے
میرا بھی قصۂ غم کہنا شہِ عرب ﷺ سے

کہنا کہ شاہِ عالم ، اِک رنج و غم کا مارا
دونوں جہاں میں جس کا ہیں آپ ہی سہارا

حالاتِ پُر الم سے اِس دم گزر رہا ہے
اور کانپتے لبوں سے فریاد کر رہا ہے

بارِ گناہ اپنا ہے دوش پر اٹھائے
کوئی نہیں ہے ایسا جو پوچھنے کو آئے

بھٹکا ہوا مسافر منزل کو ڈھونڈتا ہے
تاریکیوں میں ماہِ کامل کو ڈھونڈتا ہے

سینے میں ہے اندھیرا ، دل ہے سیاہ خانہ
یہ ہے میری کہانی سرکار ﷺ کو سنانا

کہنا میرے نبی سے محروم ہوں خوشی سے
سر پر اک ابرِ غم ہے اشکوں سے آنکھ نم ہے

پامالِ زندگی ہوں سرکار اُمتی ہوں
اُمت کے رہنما ہو کچھ عرضِ حال سُن لو

فریاد کر رہا ہوں میں دل فِگار کب سے
میرا بھی قصئہ غم کہنا شہِ عرب سے

کہنا کہ کھا رہا ہوں میں ٹھوکریں جہاں میں
تم ہی بتاؤ آقا جاؤں بھلا کہاں میں

محسوس کر رہا ہوں دنیا ہے ایک دھوکہ
مطلب کے یار سب ہیں کوئی نہیں کسی کا

کس کو میں اپنا جانوں کس کا میں لوں سہارا
مجھ کو تو میرے آقا ہے آسرا تمہارا

تم ہی میری سنو گے تم ہی کرم کرو گے
دونوں جہاں میں تم ہی میرا بھَرَم رکھو گے

تم کو خدا کی قربت حاصل ہے میرے آقا
بگڑی میری بنانا ہے کام آپ ہی کا

تم ہو شاہِ دوعالم میں اک نصیبِ برہم
تم بےکسوں کے والی میں بے نوا سوالی

تم عاصیوں کا یارا میں گردشوں کا مارا
رحمت ہو تم سراپا میں پتلا اک خطا کا

ہوں شرم سارِ اپنے اعمال کے سبب سے
میرا بھی قصۂ غم کہنا شہِ عرب سے

اے عازمِ مدینہ جا کر نبی سے کہنا
سوزِ غمِ جدائی سے جل رہا ہے سینہ

کہنا کہ بڑھ رہی ہے اب دل کی اضطرابی
قدموں سے دور ہوں میں قسمت کی ہے خرابی

کہنا کہ دل میں میرے ارماں بھرے ہوئے ہیں
کہنا کہ حسرتوں کے نشتر چبھے ہوئے ہیں

ہے آرزو یہ دل کی میں بھی مدینے آؤں
سلطانِ دوجہاں کو سب داغِ دل دکھاؤں

چوموں میں راستے سب طیبہ کی ہر گلی کے
یونہی گزار دوں میں ایام زندگی کے

پھولوں پہ جاں نثاروں کانٹوں پہ دل کو واروں
زروں کو دوں سلامی در کی کروں غلامی

دیوار و در کو چوموں چوکھٹ پہ سر کو رکھ دوں
روضے کو دیکھ کر میں روتا رہوں برابر

عالم کے دل میں ہے یہ حسرت نہ جانے کب سے
میرا بھی قصۂ غم کہنا شہِ عرب سے

# تاجدارِ حرم ﷺ

تاجدارِ حرم اے شَہنشاہِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

ہو کرم مجھ پہ یا سیّدَ المرسلیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

دُور رہ کر نہ دم ٹوٹ جائے کہیں
کاش! طیبہ میں اے میرے ماہِ مبیں

دَفن ہونے کو مل جائے دو گز زمیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

کوئی حُسنِ عمل پاس میرے نہیں
پھنس نہ جاؤں قِیامت میں مولا کہیں

اے شفیعِ اُمَم لاج رکھنا تمہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

دونوں عالم میں کوئی بھی تم سا نہیں
سب حَسینوں سے بڑھ کر کے تم ہو حسیں

قاسِم رِزقِ ربُّ العلیٰ ہو تمہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

فکرِ اُمّت میں راتوں کو روتے رہے
عاصِیوں کے گناہوں کو دھوتے رہے
تم پہ قربان جاؤں مرے مہ جَبیں!
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

پھول رَحمت کے ہر دم لٹاتے رہے
یاں غریبوں کی بگڑی بناتے رہے
حوضِ کوثر پہ مت بھول جانا کہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

ظُلم،کُفّار کے ہنس کے سَہتے رہے
پھر بھی ہر آن حق بات کہتے رہے
کتنی محنت سے کی تم نے تبلیغِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

موت کے وقت کردو نگاہِ کرم
کاش اِس شان سے یہ نکل جائے دم
سنگِ درپر تمہارے ہو میری جَبیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

اب مدینے میں ہم کو بُلالیجئے
اور سینہو مدینہ بنا دیجئے

ازپئے غوثِ اعظم امامِ مبیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

عشق سے تیرے معمور سینہ رہے
لب پہ ہر دم "مدینہ مدینہ" رہے

بس میں دیوانہ بن جاؤں سلطانِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

دُور ہو جائیں دنیا کے رنج و اَلَم
ہو عطا اپنا غم دیجئے چشمِ نم

مال و دولت کی کثرت کا طالب نہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام

اب بلا لو مدینے میں عطارؔ کو
اپنے قدموں میں رکھ لو گنہگار کو

کوئی اس کے سوا آرزو ہی نہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُودوسلام